فرقہ بہائیت؛تعارف اور علمی محاسبہ

از افادات متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

سرپرست: مرکز اہل السنۃ والجماعۃ، 87 جنوبی، لاہور روڈ، سرگودھا

بانی وامیر: عالمی اتحاد اہل السنت والجماعت

چیف ایگزیکٹو: احناف میڈیا سروسز

چئیرمین: احناف ٹرسٹ

www.ahnafmedia.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فرقہ بہائیت؛تعارف اور علمی محاسبہ

از افادات متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

سید محمد علی باب کے مختلف دعواجات:

باب ہونے کا دعویٰ:

سید علی محمد نے اپنے آپ کو "باب" کہا اس سے ان کی مراد یہ تھی کہ میں ایک اور ایسی بزرگ ہستی کے طلوع کا پیش خیمہ ہوں جس نے ابھی ظہور نہیں فرمایا۔

[آئین بہائی ص:5]

اکثر کلام کی طرح ان کے یہ رسائل و مکاتیب بھی ضایع ہو گئے مگر خوش قسمتی سے سات مراسلات کتاب ظہورالحق جلد سوم میں محفوظ کر دیے گئے ہیں یہ مکاتیب حضرت باب الباب "ملا حسین بشروئی "مفتی بغداد ملا جواد قزوینی حاجی کریم خان کرمانی وغیرہ کے نام تحریر کر دیے گئے۔ یہ سبھی مکاتیب فصیح و بلیغ عربی و فارسی میں ہیں۔

[طاہرہ قرۃ العین ص:7]

1932ء میں مطالع الانوار کے شائع ہونے تک لوگ متعجب ہوتے تھے کہ حضرت باب الباب (ملا حسین بشروئی) کیوں اس مجلس میں حاضر نہ تھے اس کتاب کا سولھواں باب اس کی وضاحت کرتا ہے حضرت باب الباب کو اس کانفرنس کی اطلاع نہ تھی بہت سے مؤمنین جو اس مجلس میں تھے آپ کے پاس مشہد کو جاتے ہوئے وہاں ٹھہر گئے۔ مرزا جانی کی تاریخ میں بھی اس کی وجہ لکھی ہے حضرت باب الباب نے مشہد سے مازندراں کو روانہ ہونے کا ارادہ کئی دن پہلے کیا ہوا تھا مگر وہ اس دن سے کئی دن بعد روانہ ہوئے۔

[طاہرہ قرۃ العین ص:58]

جناب قدوس بار فروش پہنچ چکے تھے جب آ کو یہ خبر ملی آپ فورا حضرت باب الباب کے ساتھ شریک ہونے کے لیے روانہ ھوگئے اور محاصرہ کے لیے قلعہ بندی کرنے میں مشغول ہو گئے۔

[طاہرہ قرہ العین ص:59]

مطالع الانوار میں مندرج ہے کہ ڈسمبر 1848ء محرم ۱۲۶۵ھ کے شروع میں حضرت بہاء اللہ نے جناب باب الباب سے جو وعدہ کیا تھا اس کو پورا کرنے کے لیے اپنے کچھ دوستوں کے ساتھ نور سے قلعہ طبرسی کو روانہ ہوئے۔

[طاہرہ قرۃ العین ص:61]

مھدی ہونے کا دعویٰ:

اور طبریز میں خود آپ نے ولی عھد سلطنت اور آذربائجان کے بھت سے علمائے مذہب کے سامنے بلا کسی قید و استثناء کے کھلے بندوں اپنے دعوے کا اعلان فرمایا کہ " میں وہی آل محمد ص ہوں جس کا تم مدتوں سے انتظار کر رہے تھے " ۔

[قرن بدیع ص:514]

اور صدر جلسہ نے آپ سے سوال کیا اور آپ نے اپنے ترنم آمیز لہجے میں اپنا مشہور و معروف جواب اس طرح ارشاد فرمایا کہ میں یہی تمہارا موعود ہوں میں یہی وہ قائم ہوں جس کو تم ہزار برس سے یاد کر رہے ہو۔ اور جس کا نام لیتے وقت تم تعظیم کے لئے کھڑے ہو جاتے ہو جس کے ظہور کے دیکھنے کی تم تمنا کرتے ہو اور جس کے جلد ظاہر ہونے کی تم خدا سے دعا مانگتے ہو میں پورے پورے یقین سے کہتا ہوں کہ مشرق اور مغرب دونوں

کے لوگوں پرواجب ولازم ہے کہ میرے احکام کی اطاعت کریں۔اور میری تعظیم وتکریم بجالائیں۔

[قرن بدیع ص:54،55]

اگرچہ حضرت باب ابھی تک مسلسل قیدواسیری میں ہیں لیکن اس واقعہ کے بعد فوراًہی آپ اپنے شاگردوں کے اس عمل کی اس طرح تائید فرماتے ہیں کہ آپ آذربائیجان کے پائے تخت تبریز میں ایک زبردست جلسے میں جس میں ولی عھد سلطنت فرقہ شیخی کے مقتدر علماءاور دوسرے مشہور علماء موجودہیں ان سب کے روبرو کھلے طور پر بلاکم وکاست اپنے قائم موعود ہونے کے دعوے کا اعلان فرماتے ہیں۔

[قرن بدیع ص:67]

حضرت باب کا شیعہ علماء کے طاقتور مخالف اور خوفزدہ گروہ کے سامنے ایسی تہدید آمیز اور حیرت انگیز طور پر اپنے قائم موعود ہونے کا دعویٰ کرنا ایسی زبردست بات تھی جس کے سب سے ظاہر طور پر اس دین کے لیے اور نیز ان لوگوں کے لیے جس میں یہ دین پیدا ہوا تھا مختلف قسم کی اذیتوں کاایک سلسلہ پیدا ہو گا۔

[قرن بدیع ص:70]

آپ یہی وہ موعود ہیں جن کو شیعوں کی اصطلاح میں قائم اور سنی لوگ مھدی کے نام سے آپ کے منتظر ہیں۔

[قرن بدیع ص:94]

نبی ہونے کا دعویٰ:

حضرت باب جل اسمہ نے صرف اسی دعوے پر اکتفانہین کی تھی کہ وہ امام غائب تک پہنچنے کا ذریعہ ہیں بلکہ آپ نے ایسے مقام کا دعویٰ کیا تھا جو رتبہ میں صاحب الزمان سے بھی بہت اعلیٰ وارفع تھااور یہ بھی فرمایاتھا کہ میں ایک زبردست ظہور کا پیشرو ہوں جو مجھ سے بھی بہت زیادہ اور بے حد ارفع واعلیٰ ہے۔

[قرن بدیع ص:42،41]

اپنی اس تجویز مین ناکام ہو کر حاجی مرزا آقاسی نے مجبوراًیہ فیصلہ کیاکہ آپ کو پہر چہریق واپس کر دیاجائے ایسے دین کے ایسے زبردست بانی حضرت باب کو آذربائیجان کے پہاڑوں مین تین سال قیدرکھ کر جو بیو قوفی کی گئی تہی اس کا نتیجہ صرف یہی نہین نکلا کہ آپ کو آزادی سے اور اعلانیہ طور پر رسمی طریقے سے اپناپیغمبرانہ دعوے کے اعلان کرنے کاموقعہ مل گیا۔

[قرن بدیع ص:55]

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر ہونے کا دعویٰ:

حضرت باب نے بعد میں (نقطہ اولیٰ)کا مقدس لقب اختیار کیا مسلمان یہ لقب صرف حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی دیتے تہے۔ان کے ایمان بھی جن سے وہ اختیار والھام پاتے تہے نقطے سے دوسرے درجے پر گنے جاتے تہے۔اس لقب کو اختیار کرنے سے حجرت باب حضرت محمد کی طرح اولوالعزم بانیان ادیان کی صف میں آگئے۔جس کے سبب وہ شیعہ لوگوں کی نظروں میں ایسے جہوٹے مدعی بن کر کہٹکنے لگے جیسے پہلے حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ بنی اسرائیل ویھود کے نزدیک مدعی سمجھے گئے تہے۔

[بھاؤاللہ عصروجدید ص:31]

علی محمد باب کے متعلق انبیاءسے عھد لیا گیا :

چونکہ ابتدا سے ہی آپ کو اس بات کا خیال تہا کہ آپ کی ماموریت میں دواہم باتین شامل ہین۔ایک تو یہ کہ آپ ایک مستقل اور کامل ظہور کے مالک ہیں دوسرے یہ کہ آپ ایک ایسے ظہور کی خوشخبری دینے والے ہیں اور مبشر ہین جو آپ سے بھی بلند پایہ ہین اس لے آپ نے صرف ان تفاسیر مناجات،ادعیہ تعزیرات وقوانین دینی ومذہبی والواح وخطبوں پر ہی اکتفانہ فرمائی جو آپ کے قلم مبارک سے مسلسل جاری رہے بلکہ آپ

نے اس میثاق کو بھی پورے طور پر ظاہر کر دیا جو اس نئے آنے والے ظہور کے متعلق خداوندے عالم نے تمام انسانوں سے تمام پیغمبران سلف کی معرفت لیا تھا۔

[قرن بدیع ص:61]

باب کے ظہور کی خبر تمام انبیاءنے دی :

حضرت باب کا یہ دعویٰ ہے کہ آپ جو کچھ فرماتے ہین وہ زبان قدرت سے کہتے ہین اور نیز یہ کہ تمام انبیاء سلف نے آپ کے ظہور کا وعدہ دیا تھا۔

[قرن بدیع ص:38]

ایلیانبی کی رجعت کا دعویٰ:

حضرت باب کے ظہور کو ایلیا نبی کی رجعت کہاجاتا ہے آپ کا جسد مبارک کوہ کرمل پر منتقل کیا گیا اور اس مقدس پہاڑ پر ایلیاہ نبی کے غار کے قریب ہی مدفون کیا گیا اور اس دفن سے وہ تجویز جو حضرت بھاؤاللہ نے اپنی زندگی کے آخری زمانہ میں ایسے شاندار طریقے پر سوچی تھی آخر کار عمل میں آگئی۔

[قرن بدیع ص:356]

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے رجعت کا عقیدہ:

عباس قلی خان لاری جانی وہ شخص تھا جس کی گولی نے جناب ملا حسین کی جان لی تھی اس شخص نے جب شھزادہ احمد مرزا نے ایک سوال کیا تو اس نے بہت سے گواہون کے سامنے جواب دیا حقیقت تو یہ ہے اگر کسی شخص نے کربلا کو نہ دیکھا ہو اور طبرسی کو دیکھا ہو تا تو یہ ہی نہی کہ اس کو واقعات کربلا پر تعجب ہو تا بلکہ وہ ان پر غور کرنا ہی چھوڑ دیتا۔ اگر کوئی شخص ملا حسین بشروئی کو دیکھ لیتا اسے یقین ہو جاتا کہ امام حسین پھر دنیا میں واپس آگئے ہین۔

[قرن بدیع ص:122]

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی رجعت کا عقیدہ:

عظمت انسانیت فخر کمال یعنے حضرت طاہرہ نیکو خصال
تجھ میں حوا کا جمال پاک تھا ہاجرہ جیسا دل بے باک تھا
مریم پاکیزہ کی شرم وحیا رجعت خاتوں جنت طاہرہ
طاہرہ جو شوق دہن مبین طاہرہ تیرا کوئی ثانی نہیں

[طاہرہ قرۃ العین ص:154]

باب کا خدا ہونے کا دعویٰ:

جس نے یہ دعویٰ کیا کہ میں ہی وہ نقطہ اولیٰ ہوں جس سے تمام مخلوق پیدا ہوئی اور مین ہی وہ وجہ اللہ ہوں جس کی تجلی کبھی ماند نہین پڑتی اور مین ہی وہ نور الٰہی ہوں جس کی چمک کبھی دھندلی نہیں پڑتی ایسا شخص قائم موعود اور صاحب الزمان ہی ہو سکتا ہے دوسرا نہین۔

[قرن بدیع ص:34]

اور ان میں زبردست کشمکش تک نوبت آگئی آپ کے اخلاق ظاہری میں کچھ ایسا جادو بھرا اثر تھا کہ آپ کے میزبان نے اپنے رتبہ اعلیٰ کے وقار کا بھی خیال نہ کیا اور خود بذاتہ آپ کی خدمت کے لیے آپ کے پاس حاضر رہتے تھے انہی کی استدعا پر حضرت باب نے ایک شب کو کھانے کے بعد سورۃ والعصر کی تفسیر نازل فرمائی جو آپ کی مشہور تفاسیر مین سے ہے۔

[قرن بدیع ص:46]

اپنے ظہور کے ابتدائی زمانہ میں یہی جب کہ آپ ابہی شیر از مین ہی تہے آپ نے وہ کتاب نازل فرمائی جس کو حضرت بھاؤاللہ نے تمام کتابوں مین سے سب سے اول سب سے بڑی اور سب سے زیادہ بااقتدا کتاب فرمایاہے یہ کتاب سورۃ یوسف کی مشہور و معروف تفسیر "قیوم الاسماء" ہے اس کتاب کا اصل مقصد یہ پیشگوئی ہے کہ یوسف اعلیٰ حضرت بھاؤاللہ کو جو اس ظہور کے بعد ظہور فرمانے والے تہے اپنے برادر اصلی اور سخت دشمن کے ہاتہوں سے کیا کیا تکالیف برداشت کرنی ہونگی۔

[قرن بدیع ص:56]

علی محمد باب کا نائب کون تہا

مرزا یحیٰ اس کا نائب تہا:

حضرت باب نے نہ اپنا کوئی جانشین مقرر فرمایا نہ اپنے کلام کا کوئی مفسر متعین کیا من یظھرہ اللہ کے متعلق آپ کے بیانات مبارکہ ایسے صاف اور کہلے ہوئے تہے اور زمانہ ظہور اس قدر جلد آنے والا تہا کہ نہ کسی نائب کی ضرورت تھی نہ کسی مفسر کی آپ نے جو کچھ کیا وہ یہ تھا کہ جیسا کہ حضرت عبدالبھاء مقالہ سیاح میں تحریر فرمایاہے حضرت بھاؤاللہ اور اپنے ایک دوسرے شاگرد مرزا یحیٰ کے مشورے کے مطابق اسے اس لیے نامزد کر دیا کہ من یظھرہ اللہ کے ظہور تک بطور مرکز کام کریں۔

[قرن بدیع:ص:62]

لیکن جب حضرت بھاؤللہ کے مشن کا اعلان تمام نوع انسانی کے لیے مجموعی طور پر ہو گیا تو اس اعلان کے نہ رکنے والے زور نے اس بحران پر آخری اور ہلاک کرنے والی ضرب لگادی اس بحران کی مرکزی شخصیت وہ شخص تہا جس کو حضرت باب نے خود نامزد کیا تہا۔یہ شخص ایک بہولا بہالا اور بزدل آدمی مرزا یحیٰ تھا جس کے اوصاف کے متعلق کچھ باتیں صفحات ماسبق میں بطور حوالہ لکھی جاچکی ہیں اس بیکار اور کمزور طبیعت کے انسان کو جس شخص نے تختہ مشق اور بیوقوف بنایاوہ ایک سیاہ دل رسوائے عام آدمی تھا جو بڑا زبردست چالاک اور بڑا ضدی شخص تھا اس کا نام سید محمد اصفحانی تھا۔اور یہ شخص پختہ ارادوں اندھی ضد اور بے پناہ بغض وحسد کے لیے شہرہ آفاق تھا۔

[قرن بدیع ص:157]

وہ مرکز جس کو ظہور موعود تک کے زمانہ کے لیے عارضی طور پر حضرت باب نے مقرر فرما دیا تھا (یعنے مرزا یحیٰ) بھی کافی عرصہ تک اپنے کو پوشیدہ کیے رہا۔حضرت بہاء اللہ سفر کربلا کے سلسلے میں نو(9) ماہ تک موجود نہ رہے اور پھر جب واپس ہوئے تو فوراًہی سیاہ چال میں ہو گئے۔

[قرن بدیع ص:74]

مرزا یحی کالقب صبح ازل تھا۔لہٰذا اس کے پیروکاروں کو ازلی کہتے ہیں۔

مرزا یحی کا کردار اور دعویٰ الوہیت:

اس شخص (مرزا یحیٰ) کو سید محمد کی مسلسل صحبت نے ایسا مسخ کر دیا تھا کہ اب اس کا درست ہونا ناممکن تھا اور یہ شخص بے رحمی لالچ اور دھوکہ بازی کا مجسمہ بن گیا تھا۔اسسے قبل حضرت بہاء اللہ کی بغداد سے غیر حاضری کے زمانہ میں اور نیز آپ کے سلیمانیہ سے واپسی کے بعد اس نے اپنے ذلیل کاموں سے امر الٰہی کی تاریخ پر ایسے داغ لگائے جو کبھی نہ مٹینگے۔اس شخص نے حضرت باب کی تحریرات میں تقریباًبیس 20 مقامات پر تحریفیں کی۔اذان کی ترکیب میں اس نے ایک کفر انگیز اضافہ کیا اور اس میں ایک عبارت زیادہ کر دی جس میں اپنے نام کو درجہ الوہیت کے برابر ظاہر کیا۔

[قرن بدیع ص:222،221]

بابی فرقہ میں اختلاف:

اور نبیل کے بیان کے موافق ۔ قزوین میں ایک جماعت کے بقیت السیف چار ٹکڑوں میں تقسیم ہوگئے تھے ہر ایک ٹکڑی دوسری ٹکڑی کی بری طرح مخالف تھی اور یہ لوگ نہایت ہی لغو اصولوں اصولوں اور ہمیات کے شکار ہو گئے تھے۔

[قرن بدیع ص:158]

مرزا یحیٰ نے بہاء اللہ کو زہر دیا:

اسی (مرزا یحیٰ کی بیوی--راقم) نے یہ بھی بیان کیا کہ مرزا یحیٰ نے ایک مرتبہ اس کنویں میں بھی زہر ڈال دیا تھا جس سے حضرت بہاء اللہ کے اہل وعیال اور ہمرائیون کے لئے پانی آتا تھا۔

[قرن بدیع ص:223]

مرزا یحیٰ کی بیوی اسے چھوڑ کر بھاگ گئی :

مرزا یحیٰ کی ایک بیوی جو کچھ دنوں کے لئے اس کو چھوڑ کر بھاگ گئی تھی اس نے مندرجہ بالا واقعہ کے بھید کو کھولا اور تفصیلات بیان کیں۔

[قرن بدیع ص:223]

مرزا حسین علی نوری

اس کا لقب بہاء اللہ تھا۔ فتنہ بہائی اس سے شروع ہوا۔ فتنہ بہائیت اس کے نام سے چلتا آرہا ہے۔ اس نے بھی مختلف دعوے کیے ہیں، تفصیل کے ساتھ ذیل میں ہم بیان کرتے ہیں

بہاؤاللہ ہونے کا دعویٰ

حضرت باب کے اکیاسی شاگرد مختلف صوبوں سے آکر یہاں جمع ہوئے، یہ لوگ یہان وارد ہونے کے دن سے لے کر واپسی کے دن تک حضرت بہاؤاللہ کے مہمان رہے، بائیس روز تک آپ برابر ہر روز ایک لوح تلاوت فرماتے تھے اور شاگردوں کو ایک ایک کرکے ہر ایک کو ایک نیا نام عنائیت فرمایا لیکن یہ نہ بتایا کہ یہ نام کس کے رکھے ہوئے ہیں اور اسی دن سے آپ نے خود اپنا لقب بھی بہاؤ اختیار فرمایا۔

قرن بدیع ص65

مسیح ہونے کا دعویٰ

(1) اب سے بہت سی صدیوں پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اس شہر کے لیے گریہ وزاری کی تھی جس کے بچوں (باشندوں) نے آپ کی اور آپ کے مصائب کی طرف توجہ نہ کی تھی اور آپ کی حفاظت کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ اب جب کہ حضرت مسیح (بہاؤاللہ) دوبارہ تشریف لائے ہیں تو وہی واقعہ پھر پیش آیا، لیکن اب کی مرتبہ جن لوگوں نے اپنے اوپر غضب الٰہی بلایا وہ ایک قوم کے لوگ نہیں بلکہ ساری دنیا کے آدمی ہیں۔

قرن بدیع ص17

(2) سلطنت الٰہی کا شہنشاہ خداوند یسوع مسیح باب کے جلال میں لوٹ کر آگیا اور عالم گیر اور کبھی نہ ٹوٹنے والا عصا ہاتھ میں لے کر اپنے تخت پر بیٹھنے والا تھا۔

قرن بدیع ص205،206

(3) یہ تمام واقعات عیسائیت کے مذہبی سرداروں کے بداقبالی کے زبردست اور نمایاں علامات ہیں، یہی وہ سردار ہیں جنہوں نے (حضرت بہاء اللہ) کی آواز کی طرف توجہ نہ کی اور وہ مسیح (حضرت بہاء اللہ) جو باب کے جلال میں آیا اس کے اور اپنی جماعتوں کے درمیان حائل ہوگئے۔

قرن بدیع ص300

رجعت حسین اور حسین رضی اللہ عنہ ہونے کا دعویٰ

حضرت بہاء اللہ سنیوں کی اصطلاح میں حضرت عیسیٰ اور شیعوں کی اصطلاح میں ظہور حسینی ہیں۔

آئینہ بہائی پر ایک مختصر مقالہ ص 23

بہاء پر وحی آنے کا دعویٰ

رات اور دن برابر آیات موسلا دھار بارش کی طرح نازل ہوتی تھیں اور ان کی تعداد اتنی زیادہ ہوتی تھی کہ قلمبند کرنا بھی ناممکن ہو جاتا تھا۔ حضرت بہاء اللہ جو کچھ بولتے تھے جناب مرزا آقا جان اس کو لکھتے تھے۔

قرن بدیع ص 228

نبی ہونے کا دعویٰ

یہ آپ نے اپنے بیت اعظم سے وداع ہوتے وقت اپنے سر مبارک پر تاج کے نمونے کی ایک اونچی ٹوپی اوڑھ لی تھی یہ تمام باتیں کھلے طور پر اس بات کو ظاہر کرتی تھیں کہ آپ کو مقام پیغمبر حاصل ہو گیا ہے اور اب آپ کھلے طور پر حضرت باب کے پیروؤں کے سردار ہیں۔

تمام انبیاء کا مظہر بلکہ انبیاء اس کے تابع تھے

اپنے سے پہلے سب انبیاء کے کمالات رکھتے ہوئے آپ ان سے بڑھ کر ایسے کمالات کے مالک تھے کہ وہ انبیاء آپ کے تابع تھے۔

النور الابہیٰ فی مفاوضات عبد البہا ص 138

انبیاء سے بہاء کے متعلق عہد لیا گیا

آپ ایک ایسے ظہور کی خوشخبری دینے والے اور مبشر ہیں جو آپ سے بھی بلند پایہ ہے اس لیے آپ نے صرف ان تفاسیر، مناجات اوعینہ تعزیرات و قوانین دینی و مذہبی الواح و خطبوں پر اکتفانہ فرمائیں جو آپ کے قلم مبارک سے مسلسل جاری ہے۔ بلکہ آپ نے اس میثاق کو بھی پورے طور پر ظاہر کر دیا جو اس نئے آنے والے ظہور کے متعلق خداوند عالم نے تمام انسانوں سے تمام پیغمبران سلف کی معرفت لیا تھا۔

قرن بدیع ص 61

چہرہ احمدی ہونے کا دعویٰ:

وہ سرمدی جلوؤں کے ساتھ آ گیا اس نے چہرہ احمدی کو ظاہر کر دیا۔

طاہرۃ قرۃ العین ص 145

ترمیم کرنے کا دعویٰ:

اے دنیا والو اس ظہور اعظم کی فضیلت یہ ہے کہ جو کچھ اختلافات اور فساد و نفاق کا سبب تھا، اس کو ہم نے کتاب میں سے محو کر دیا اور جو کچھ محبت اور اتفاق و اتحاد کا باعث تھا وہ لکھ دیا۔

کلمات حضرت بہاؤ اللہ ص 229،230

انبیاء کی توہین:

آپ خود ایک لوح میں تحریر فرماتے ہیں کہ: میں نے تمام انبیاء و مرسلین کو دیکھا کہ میرے گرد بیٹھے ہوئے رو رہے ہیں اور بڑے زور سے آہیں بھر بھر کر چیخیں مار رہے ہیں میں نے متعجب ہو کر ان میں سے ان کے گریہ زاری کرنے کا سبب دریافت کیا اس پر ان کا رونا اور چلانا اور زیادہ ہو گیا اور انہوں نے مجھے کہا اے سرِ اعظم، اور اے سراپردہ حیات جاوید ہم تیرے لیے ہی روتے ہیں وہ کچھ اس طرح روئے کہ میں بھی ان

کے ساتھ رونے اور چلانے لگا۔ اس پر ملاء اعلیٰ کے فرشتوں کے مجھے مخاطب کر کہ کہا کہ "بہت جلد تم اپنی آنکھوں سے وہ کچھ دیکھو گے جو کسی پیغمبر نے نہیں دیکھا صبر و کرو" تمام رات وہ صبح تک مجھ سے باتیں کرتے رہے۔

قرن بدیع ص200

بہاء کی شریعت اعظم ہے:

یہ بات کسی کی نظر سے پوشیدہ نہیں ہے کہ جب سے حضرت بہاء اللہ نے باوثوق الفاظ میں یہ اعلان فرمایا کہ شریعت اعظم آگئی۔

قرن بدیع ص300

بہاء خدا کا نور ہے:

(1) نفس کے بندوں نے شروع ہی سے ظلم و ستم پر کمر باندھ لی اور خدا کے نور کو بجھانے کی کوشش کی ہے لیکن خدا نے ان کی ایک نہ چلنے دی اس نے اپنے زور سے اس نور کو ظاہر کیا اور اپنی قدرت سے اس کی حفاظت کی یہاں تک کہ اس کی روشنی اور چمک سے آسمان وزمین جگمگا اٹھے۔

کلمات حضرت بہاؤاللہ ص93

(2) اے انتظار کرنے والے اب صبر نہ کر کیونکہ وہ محبوب آگیا ہے اس کی ہیکل کو دیکھ اور اس کے جلال کو اس میں جلوہ گر مشاہدہ کو۔ یہ وہی ازلی نور ہے جو ایک نئے ظہور میں ظاہر ہوا ہے۔

بہاواللہ عصر وجدید ص39

بہاء خدا کا پوشیدہ راز ہے:

اور وہ مظہر ظہور جو آیا ہے خدا کا پوشیدہ راز ہے اور رمز مخذون ہے امتوں کے لیے کتاب اعظم اور تمام عالم کے لیے آسمان کرم ہے۔

کلمات حضرت بہاؤاللہ ص119

بہاء کے آنے کی بشارت مقدس:

وہی ہے جس کے ظہور کی بشارت خدا تعالیٰ نے اپنی اگلی پچھلی سب کتابوں میں دی ہے۔

کلمات حضرت بہاؤاللہ ص119

آج فرشتوں کی اعلیٰ جماعت میں بڑا جشن ہو رہا ہے کیونکہ خدا کی کتابوں میں جو وعدہ دیا گیا ہے وہ پورا ہو گیا۔

کلمات حضرت بہاؤاللہ ص212

انبیاء نے اس کی آنے کی خبر دی:

یہ وہی ظہور ہے جس کی محمد رسول اللہ نے اور ان سے پہلے عیسیٰ روح اللہ نے اور ان سے پہلے موسیٰ کلیم اللہ نے خبر دی ہے۔

کلمات حضرت بہاؤاللہ ص132

خدا ہونے کا دعویٰ:

1 (عربی عبارت)

ترجمہ: سو جب رحمٰن ملکوت بیان کے ساتھ آپہنچا تو اس کے منکر ہو گئے۔

کلمات حضرت بہاؤاللہ ص6

2 (عربی عبارت)

ترجمہ: خدا داد طاقت و قوت کے ساتھ ان لوگوں سے منقطع ہو کر امر پر قائم ہو جا جنہوں نے خدا پر اعتراض کئے جب کہ وہ اس نباء عظیم کے ساتھ پہونچا۔

کلمات حضرت بہاؤ اللہ ص32

3 (عربی عبارت)

ترجمہ: یہ تمہارا پرودگار رحمٰن ہے اور انکار کیے جا رہے ہو۔

ایضاً ص56

4 (عربی عبارت)

ترجمہ: یہ وہ دن ہے جس میں خدائے رحمٰن عرفان کی بدلیوں پر سوار ہو کر صاف نظر آتی ہوئی سلطنت کے ساتھ آ گیا ہے۔

ایضاً ص56

5 عربی عبارت

ترجمہ: کہدے کیا تمہیں خدا کے بارے میں شک ہے؟ یہ دیکھو وہ مطلع فضل سے قدرت و سلطنت کے ساتھ آ پہنچا ہے۔

ایضاً ص57،58

6 اے اہل عالم اس درخت کی آواز سنو جس کا سایہ تمام جہان پر چھا گیا ہے اور زمین کے ان ظالموں میں شامل نہ ہو جنہوں نے خدا کے ظہور کے اور اس کی سلطنت کا انکار کر دیا ہے۔

ایضاً ص12

7 کہہ دے کہ جس نے طور پر کلام کیا تھا آج وہ تخت ظہور پر جلوہ افروز ہے۔

ایضاً ص178

8 عراق میں جب ہم ایک شخص مجید نام کے گھر میں تھے ہم تجھ پر خلقت اور اس کے آغاز وانجام وعلت کے اسرار ظاہر کئے تھے جب ہم وہاں سے چلے آئے تو ہم نے بیان کو ان الفاظ میں مختصر کر دیا کہ کوئی خدا نہیں مگر میں بخشنے والا اور کرم کرنے والا خدا ہوں۔

ایضاً ص264

9 اگر مظاہر جامعہ سے یہ سنایا جائے "انی انا اللہ" (بے شک میں خدا ہوں) بالکل سچ ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کیونکہ ان کے ظہور وصفات واسماء سے خدا کا ظہور خدا کا اسم اور خدا کی صفات دنیا میں ظاہر ہوتی ہیں۔

بہاؤ اللہ عصر جدید ص60

10 یہ صحیح کہ حضرت بہاؤ اللہ کے آنے کے وقت سے اب تک ایسی جنگیں اور بربادیاں ظاہر ہوتی رہیں ہیں کہ پہلے کبھی نہ ہوئی تھیں یہ ٹھیک ہے ان انبیائے اعظم کی پیش گوئیوں کے مطابق ہے جنہوں نے صاف صاف لفظوں میں بتا دیا تھا کہ عظیم و مہیب یوم اللہ کے طلوع ہونے پر یہ باتیں ظاہر ہوں گی اس لیے ان امور کا دنیا میں ظاہر ہونا اس خیال کا مؤید ہے کہ خداوند کی آمد نزدیک نہیں بلکہ وہ اب آ چکا ہے۔

بہاؤ اللہ عصر جدید ص66

11 یہ ضروری ہے کہ ہر فرد واحد خدا کے جلال و جمال کو حضرت بہاؤ اللہ کو انسانی ہیکل میں خود اپنی آنکھوں سے دیکھے اور پہچانے ورنہ بہائی ایمان اس کے لیے لفظ بے معنی ہو گا۔

ایضاً ص96

12 وہ جو اپنے دل میں ایک رائی کے دانے سے بھی کم میرے سوا کسی دوسرے سے محبت رکھتا ہے میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ میری ملکوت میں داخل نہیں ہو سکتا۔

ایضاً ص101

13 کلمات مکنونہ میں فرمایاہے

اے سپر وجود قدرت کے ہاتھوں سے میں نے تجھے بنایاہے اور طاقت کی انگلیوں سے تجھے پیدا کیاہے اپنے نور کا جوہر میں نے تجھ میں رکھا ہے اس لیے کہ سوا اور کسی چیز پر بھروسہ نہ رکھے کیونکہ میری صفت کامل اور میرا حکم نافذ ہے۔ اس میں شک نہ لا اور کسی شبہ کو جگہ نہ دے۔

ایضاً ص111

14 حضرت بہاؤاللہ فرماتے ہیں: اے لوگو اپنی روح کو نفس کی قید سے رہائی دلواؤ اور میری محبت کے ماسوا اسے اور سب چیزوں کی محبت سے پاک کرو۔ میری یاد سب چیزوں کو آلودگی سے پاک کر دیتی ہے اگر تم دیکھنے والوں میں سے ہو۔

اے میرے بندے خدا کی آیات جو تجھے عنایت ہوئی ہیں انہیں پڑھ تاکہ تیری خوش الحانی کو منور کر دے۔

خدائی کے دعوے سے انکار:

اے میرے ثناخواں جو کچھ ظالم میرے بارے میں کہتے ہیں اس کو سن بعض کہتے ہیں کہ یہ شخص خدائی دعویٰ کرتا ہے اور بعض کا یہ قول ہے کہ اس نے خدا پر بہتان باندھا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ یہ شخص فساس پھیلانے کے لیے ظاہر ہوا ہے سو ان کے لیے ہلاکت ہے اور وہ خدا کی رحمت سے دور نہیں کچھ شک نہیں کہ وہ لوگ وہموں کے غلام ہیں۔

کلمات حضرت بہاؤاللہ ص122

خدا کی توہین:

اس شخص کے ساتھ جس کو تم جانتے ہو باوجود یکہ حد دوجہ کی عنایت اور سلوک کا برتاؤ کیا گیا لیکن اس پر بھی اس نے وہ کام کیا جس نے خدا کی آنکھوں کو رلایا حالانکہ اسے پہلے سے خبردار کر دیا گیا تھا۔

ایضاً ص186

علماء پر طعن:

آپ نے مخصوص طور پر دنیا کے مذھبی سرداروں کو پھٹکار دیتے ہوئے تحریر فرمایا ہے کہ " ظلم کے اصل بانی اور اصل سبب علماء ہی تھے "

قرن بدیع ص301

آپ نے علماء کو مخاطب کرتے ہوئے تحریر فرمایا کہ " اے گروہ علماء آج سے تم اپنے کو کسی اقتدار کا مالک نہ پاؤ گے کیونکہ ہم نے یہ اقتدار تم سے چھین لیا ہے " اور پھر تشریح فرماتے ہیں کہ "اگر تم خدا کے ظہور کے وقت اس پر ایمان لاتے تو عوام بھی اس کے روگردانی نہ کرتے۔

سو خدا کی قسم اگر ہم دلائل کے چمکتے موتیوں کو جو علم اور یقین کے سمندر کے سیپوں سے چھپے ہوئے ہیں، ظاہر کریں اور حقائق و معانی کے ان گل دخوں کو باہر نکالیں جو باغِ عرفان میں بیان کے بالاخانوں میں پوشیدہ ہیں تو ہر طرف علماء شور ضرور برپا ہو جائے اور تو خدا کے گروہ کو ان بھیڑیوں کے دانتوں میں دبا ہوا دیکھے جو پہلے بھی خدا کے منکر تھے اور اب بھی منکر ہیں اس لیے ہم ایک زمانہ دراز تک قلم کو روکے رہے۔

کلمات حضرت بہاؤاللہ ص136،137

اجراء نبوت کا عقیدہ:

لہٰذا اس کرہ ارض پر انسان کی پیدائش سے لے کر آج تک پیغمبران الٰہی آتے رہے اور آئندہ بھی ابد تک آتے رہیں گے۔

آئین بہائی ص32،32

بہاؤاللہ آخری پیغمبر:

تمام دنیا کی روحانی یعنی مذاہب کی تاریخ پر نظر ڈالی جائے اس دین کا مثل ونظیر کہیں بھی نہ ملے یہ (امر بہائی) دنیا کے عالمگیر دورۃ پیغبری کی آخری تکمیل ہے۔

قرن بدیع ص22

بہائیت میں علماء نہیں ہوتے:

اس کے مقاصد واصول بالکل مکمل ہیں اس میں پیشہ ور علماء نہیں ہوتے اس کے تمام ماننے والے ایک ہی عقیدہ رکھتے ہیں (یعنی اس میں فرقہ بندی بالکل نہیں) اور اس کے تمام تابعین ایک ہی قانون مذہبی (شریعت) کے ماتحت ہیں اور وہ سب ایک ہی مقصد کے ماتحت کام کرتے ہیں۔

قرن بدیع ص513

نام: عباس بن مرزا حسین علی لقب عبد البہا۔

خلافت مرزا حسین علی نے اپنے بیٹے محمد علی کو دی تھی لیکن یہ غاصب تھا۔ دلیل یہ کہ بہائی مقبرہ کی چابیاں محمد علی گروہ کے پاس تھیں۔

مقبرہ کی کنجیاں محمد علی کے پاس:

فلسطین کے ہائے کمشنر کو ایک عرضداشت اس لیے بھیجی کہ حضرت بہاؤاللہ کے مقبرے کی کنجیاں اس کے اصلی محافظ حقیقی کو واپس ملیں۔

قرن بدیع ص437

اس جماعت نے مغرور ومتکبر مرزا بدیع اللہ کی سر کردگی میں حضرت بہاؤاللہ کے مقبرے کے خاموش طبع محافظ جناب ابو القاسم خراسانی سے زبردستی حضرت بہاؤاللہ کے مقبرے کی کنجیاں چھین لیں اور افسران حکومت سے مطالبہ کیا کہ ان کے سردار (مرزا محمد علی) کو اس مقبرے کا قانونی محافظ تسلیم کیا جائے۔

اس مقبرے میں بجلی کے لیے بجلی کا کارخانہ قائم کر دیا:

جیسا کہ حضرت عبد البہاء کی دیرینہ آرزو تھی امریکہ کے احباب میں سے ایک مومن آدمی نے مخصوص طور پر اسی مکان کے لیے بجلی کی روشنی مہیا کرنے کے لیے ایک خاص بجلی کا کارخانہ قائم کیا۔

قرن بدیع ص453

مریدین عبد البہا، عباس کو ظہور الہیٰ اور مستقل نبی سمجھنے لگے:

انہوں نے جب عبد البہاء کے اقوال واعمال میں زبردست خلوص روحانی مضمر پایا تو انہوں نے یہ سمجھ لیا کہ حضرت عبد البہاء کی تعظیم وتوقیر یہی ہے کہ ان ک مستقل ظہور الہی کا مرتبہ دیا جائے اور ان کی رجعت ثانی مسیح سے مشابہ کیا جائے۔

بہاؤاللہ عصر جدید ص90

عبد البہاء کے بارے میں انبیاء نے خبر دی:

اشعیاء یرمیا وحزقیل اور زکریا کی پیشین گوئیوں میں اس شخص کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے جو غصن یا شاخ کہلائے۔ عیسائیوں نے ان کی تطبیق حضرت مسیح سے کی ہے مگر بہائی انہیں حضرت عبد البہاء کے لیے مخصوص خیال کرتے ہیں۔

حضرت عبد البہاء خود فرماتے ہیں: عبد البہاء میثاق الٰہی کا مرکز ہے۔

سٹار آف ویسٹ ج8 نمبر17 ص335، بہاؤ اللہ عصر جدید ص261

عبد البہاء نے تحریفیں کی اور مختلف دعوے کیے بقول متبعین محمد علی:

ان لوگوں نے احباب واغیار اہل ایمان اور غیر مومن سب سے یکساں طور پر اور نیز اعلیٰ وادنیٰ تمام حکام سے کھلے طور پر اشارات وکنایات میں زبانی اور نیز تحریری طور پر یہ ظاہر کرنا شروع کیا کہ وہ حضرت عبد البہاء، مغرور، خود رائے، بے رحم، بے اصول اور غالب آدمی ہیں۔ انہوں نے اپنے والد محترم کی مصدقہ ہدایات سے قصداً روگردانی کی ہے انہوں نے قصداً الفاظ کا گنجلک اور دھندلا بنا کر اس مرتبہ کا دعویٰ کیا ہے جو خود ظہور کے برابر ہے۔ اہل مغرب سے خط وکتابت کرنے میں انہوں نے یہ طرز عمل اختیار کیا ہے کہ اپنے کو رجعت مسیح اور ابن اللہ قرار دیتے ہیں جو کہ باپ کے جلال میں آیا ہے۔ انہوں نے ہندوستان اہل ایمان کو خطوط لکھے ہیں اور ان میں یہ اعلان کیا ہے کہ میں ہی موعود شاہ بہرام ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ایک نئے ظہور کی ابتدا کر رہے ہیں اور عصمت کبریٰ میں شریک ہونے کا اعلان کرتے ہین جو کہ صرف پیغمبر کا رتبہ رکھنے والوں کا ہی کھلا منصب ہے ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور یہ کہ انہوں نے مقدس کتابوں کی عبارات میں ظاہراً طور پر تحریف کی ہے اور اپنی طرف سے عبارات بنا کر اس میں شامل کر دی ہیں اور بہت زبردست اور زور دار الواح کی معانی ومقاصد کی تاویلیں کرنی ہیں۔

قرن بدیع ص321

2 مسز بہرسٹ خود ایک خط میں تحریر فرماتی ہیں کہ "وہ تین دن میری زندگی بھر میں سب سے زیادہ قابل یادگار دن تھے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔لاریب عباس آفندی اس وقت اور موجودہ نسل کے مسیح علیہ السلام ہیں اور ہمیں اب کسی اور کا انتظار نہ کرنا چاہیے۔

قرن بدیع ص334

محمد علی گروپ والوں نے:

کچھ لوگوں سے انہوں نے یہ بیان کیا ہے کہ آنخضرت بہاؤ اللہ ایک گوشہ نشین فقیر سے زیادہ کچھ نہ تھے جنہوں نے اسلام کی حمایت کی اور اس کو ترقی دی جن کو ان کے بیٹے عباس آفندی اپنے آپ کو عظیم الشان بنانے کے لیے درجہ الوہیت تک پہنچا دیا ہے اور اپنے آپ کو خدا کا بیٹا اور رجعت یسوع مسیح بتاتے ہیں۔

قرن بدیع ص343

محمد علی کے بارے میں عبد البہا گروپ والوں کا نظریہ:

تعجب یہ ہے کہ یہ وہی مرزا محمد علی تھے جو اپنے آپ آپ کو "قائد وفاداری، علمبردار التحاد" سمجھ بیٹھے تھے اور حضرت بہاؤ اللہ کی زندگی ہی میں وہ تمام دعویٰ جو آپ یہ حضرت عبد البہاؤ کی طرف منسوب کرتے ہیں انہوں نے کھلے طور پر اور نہایت بے شرمی سے ایک تحریری بیان میں خود اپنے لیے ظاہر کئے تھے اور اس پر اپنے دستخط اور مہر بھی ثبت کر دیے تھے اور اس پر آپ کے والد محترم نے خود اپنے دست مبارک سے ان سزا بھی دی تھی۔

قرن بدیع ص322

عبد البہاء ہر وقت مریدوں کے ساتھ رہنے کا دعویٰ:

اور پھر فرمایا "یاد رکھو میں خواہ زمین پر ہوں یا نہ ہوں میں ہر وقت تمہارے ہمراہ موجود رہوں گا۔

قرن بدیع ص397

عبد البہاء کا دعویٰ کہ تمام دنیا کے لوگ ایمان لائیں گے:

فروری 1914ء میں جب حضرت عبد البہاء سے سوال کیا گیا کہ دول اعظم میں کوئی ایمان لائے گی یا نہیں؟ تو آپ نے جواب میں فرمایا: تمام دنیا کے لوگ ایمان لائیں گے۔

بہاؤاللہ عصر جدید ص296

بہائیت عیسائی میشنری ہے

بہائی تعلیمات عیسائیت کی ہمدردی ہے:

تاریخ بتاتی ہے کہ اس دور جدید کے آغاز یعنی اس دین کے مبشر حضرت باب کے زمانہ ہی سے اس دین اور اس کی نئی تعلیمات اس کے نئے مسلمان پڑوسیوں کے برخلاف مسیحیوں کی دلی ہمدردی رہی ہے اس چیز کی سب سے پہلے واضح مثال وہ الفت آمیز بیان ہے جو ڈاکٹر کارمک نے حضرت باب کے بارے میں تحریر فرمایا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ڈاکٹر کا تعارف ہے۔۔۔۔۔۔راقم۔۔۔۔۔۔۔۔انہوں نے نہایت پرزور الفاظ میں اپنی یہ رائے بیان کی ہے کہ" حضرت باب تعلیمات مسیحت سے ملتی جلتی ہیں۔

قرن بدیع ص499،448،327،293،277،269،93،92،91،20،14،13

انگریز کی امداد اور سر کا خطاب:

حضرت عبد البہاء نے اس مصیبت خیز جنگ کے تاریک زمانہ میں ان مصائب کا بوجھ ہلکا کرنے کے لیے جنہوں نے ارض مقدس کے باشندوں کو دبا رکھا تھا جو کارنامے کئے تھے ان پر اظہار پسندیدگی میں انگریزی حکام نے بھی غفلت نہ کی۔ آپ نائٹ یعنی سر کا معزز خطاب دیا گیا اور خاص اس تقریب کے لیے انگریز گورنر کی قیام گاہ پر حیفا میں جلسہ منعقد ہوا جس میں ہر فرقہ کے رواداد لوگ جمع ہوئے۔

قرن بدیع ص393

عیسائی پادریوں کی دعوتیں اور روابط:

شہر کے ایک بہت غریب محلہ میں مشن ہال میں کے بڑے پادری کی دعوت پر آپ نے ایک مذہبی جماعت کے سامنے تقریر فرمائی اور آپ کے ماننے والوں کے متعدد جلسوں میں ان لوگوں نے جو آپ کے دینی تعلیمات سے پہلے ہی سے واقف تھے آپ کی زبان مبارک سے آپ کے والد محترم کے دین کے مختلف مسائل پر تفصیلات سننے کا شرف حاصل کیا۔

قرن بدیع ص368

آرچ ڈیکن دلبر فورس سے آپ کی ملاقات ایک عجیب و غریب نظارہ تھا۔

قرن بدیع ص374

بہائی مذہب کی سرکاری طور پر منظوری

اس کے بعد فوراً ہی بہائی مذہب نمائندوں کی طرف سے رسمی طور پر ایک عرضی حکام فلسطین کے سامنے پیش کی گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس سلسلہ میں بہائی جماعت کو سرکاری طور پر تسلیم کیا جائے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس درخواست کی منظوری ایسا زبردست اور اہم واقعہ ہے جس کی نظیر امر بہائی کی تاریخ میں دنیا کے کسی ملک میں نہیں ملتی۔

قرن بدیع ص469

بہائیوں کو ٹیکس سے بری کیا گیا:

اس کے علاوہ انہیں مندرجہ بالا احکام کی رو سے تمام وہ اشیاء جو بہائی مقامات مقدسہ کو سجانے کے لیے یا فرنیچر کے طور پر تھیں ان کو کسٹم کے محصول سے مستثنٰی کر دیا گیا۔

قرن بدیع ص469

یہودیوں عیسائیوں کا بہاء کی موت پر رونا:

ہائی کمشنر سر ہربرٹ سموئیل بیت المقدس اور فونیشیا کے گورنر صاحبان حکومت کے افسران اعلیٰ، مختلف امرائے فلسطین یہودی، عیسائی ۔۔۔۔۔ عورتیں بچے امیر وغریب سب کوئی دس ہزار کے قریب اپنے محبوب کے لیے رو رہے تھے سب لوگ بیک آواز رو رو کر چلا رہے تھے۔اے خدا ہمارے خدا ہمارا باپ آج ہمیں چھوڑ کر جا رہا ہے۔

بہاؤاللہ عصر جدید ص87

امریکا کے اندر "عشق آباد" شہر کے اندر ایک بہائی عبادت خانے کا منظر:

ایک مشہور رسالے " آرکیٹکچرل ویکارڈ" میں ایک مضمون نگار نے لکھا ہے کہ " اس عمارت کی دیواروں پر اور اس کی چاروں طرف کی کھڑکیوں اور دروازوں پر جو نقش ونگار علم ہندسہ کی اشکال کی صورت میں بنائے گئے ہیں ان اشکال میں دیکھنے والوں کو تمام دنیا کے مذاہب کے نشانات نمایاں طور پر نظر آتے ہیں۔ان نشانات میں سواستیکا ہیں، دائرے ہیں، صلیبیں ہیں، مثلث ہیں اور دوسہرے مثلث اور یہی نشان آج کے دنیا کے لیے روحانی جاہ وجلال (یعنی امر بہائی) کا نشان ہے اور اس امر کے جاہ وجلال کی علامت ہے۔

قرن بدیع ص448

انگلینڈ شہر مکہ کا نمونہ:

جس زمانہ میں آپ انگلینڈ میں مقیم تھے تو کیڈ گارڈن میں جو مکان آپ کو دیا گیا تھا وہ تمام اقسام وحالات کے لوگوں کے لیے بالکل شہر مکہ کا نمونہ بن گیا تھا۔

قرن بدیع ص364

ملکہ وکٹوریہ کی بہت ملکہ رومانیہ کی وفات پر گرجا میں یادگار مجلس دعاخوانی منعقد ہوئے اور بہائیوں کی شرکت:

ملکہ موصوفہ کی یاد میں بہت سے یادگار جلسے منعقد کیے گئے اور ان جلسوں میں بیان کیا گیا کہ آپ نے جس دلیری سے حضرت بہاؤاللہ کے آسمانی باپ ہونے کے عقیدے کا اور نیز پیغمبر السلام کے مقام اعلیٰ کا اعتراف فرمایا وہ تاریخ کا ایک یادگار واقعہ ہے اور ان باتوں کے متعلق اور نیز آپ کے ان بہت سے سپاسناموں کی متعلق جو آپ کے قلم سے تحریر ہوئے آپ کی خدمت میں شکرانہ تعظیم وعقیدت پیش کیا گیا۔

آپ کی وفات کی پہلی برسی کے موقعہ پر واشنگٹن ڈی سی کے گرجا میں بیت لحم چیپل میں رومانیہ کے سفیر کی طرف سے آپ کے اعزاز میں ایک یادگار مجلس دعاخوانی منعقد ہوئی اور اس مجلس کے سلسلہ میں بہائیان ریاست ہائے متحدہ امریکہ وکناڈا کی محفل روحانی ملی نے بھی شرکت کی اور اس سرزمین کی تمام بہائیوں کی طرف سے شاندار طریقہ پر دعا کی اور اس طرح ملکہ موصوفہ کے لیے اپنے شکریہ پسندیدگی اور محبت کے جذبات کا اظہار کیا۔

قرن بدیع ص:503

بہائی عقائد میں عیسائی مذہب کی پرچار

عقیدۂ صلیب:

سے پہلے جس قوم نے آپ کے مٹانے پر کمر باندھی وہ بنی اسرائیل اور آپ کے قبیلہ کے لوگ تھے۔۔۔۔۔۔ حتیٰ کہ کانٹوں کا تاج آپ کے پر پر رکھا تھا اور صلیب پر چڑھایا۔

مفاوضات عبد البہاص23، قرن بدیع ص93،205

صفحات44،100،103،111،114

عقیدہ تثلیث:

اب اگر کہیں کہ آفتاب کو دو آئینوں میں دیکھا ایک مسیح اور ایک روح القدس یعنی سورج دیکھے، ایک آسمان پر اور دو زمین پر۔ تو ہم سچ کہتے ہیں اور اگر کہیں کہ صرف ایک آفتاب ہے جو فردانیت محض ہے لا شریک ہے بے مثال ہے پھر بھی ہم سچ کہتے ہیں۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ حقیقت مسیحیہ ایک صاف آئینہ ہے اور شمس حقیقت ذات احدیت ہے انتہا کمالات وصفات کے ساتھ اس آئینہ میں ظاہر وآشکار تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسی لیے حضرت مسیح نے فرمایا ہے باپ بیٹے میں ہے "یعنی دو آفتاب اس آئینے میں ظاہر وآشکار ہے۔ روح القدس نفس فیض الہیٰ ہے جو حقیقت مسیح میں آشکار ہوتا ہے نبوۃ و بیٹا ہونا مسیح کے قلب کا مقام ہے اور روح القدس مسیح کی روح کا درجہ ہے۔ میں یہ پوری طرح پایہ تحقیق کو پہنچ گیا کہ ذات الوہیت وحت محض ہے اس کا کوئی شبیہ وشیل ونظیر نہیں ہے یہ ہے تثلیث کے تین اقانیم سے مراد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اس بیان سے ظاہر ہو گیا کہ اقانیم ثلاث سے کیا مراد ہے اور وحدانیت الٰہیہ بھی ثابت ہو گئی۔

مفاوضات عبد البہاء ص110

حضرت مسیح میں خدائی صفات:

من حیث الروح حضرت مسیح روحانی باپ ہیں یعنی نوع انسانی کی حیات روحانی کا سبب ہیں، آدم نفس زندہ ہے مسیح زندہ کرنے والی روح ہے۔

مفاوضات عبد البہاص:116

نظریہ ارتقاء:

حضرت آدم وحوا و شجرہ مصنوعہ یہ عنوان قائم کیا اور اس میں نظریہ ارتقاء کو بیان کیا، حضرت آدم وحوا کے متعلق جو واقعات بیان ہوئے ہیں اس کا انکار کیا۔ لکھتا ہے اس حکایت کی اگر وہی معنیٰ لیں جو عوام میں مانے جانے ہیں تو یہ نہایت ہی عجیب وغریب ہیں اور عقل ان کے ماننے اور قبول کرنے سے معذور ہے۔

مفاوضات عبد البہاء ص116

گرجاگھروں میں جانے کی ترغیب اور اپنے جانے کا تذکرہ:

مسلمانوں کو چاہے کہ وہ عیسائیوں کے گرجوں اور یہودیوں کے ہیکلوں میں جائیں اور اسی طرح دوسروں کو مسلمانوں کی مسجدوں میں جانا چاہے چند ایک بے بنیاد تعصاب اور جھوٹے اعتقادات کی خاطر ایک دوسرے سے الگ رہتے ہیں۔ امریکہ میں میں یہودیوں کی عبادت گاہوں میں گیا جو عیسائیوں کے گرجوں کی مانند ہے اور میں ہر جگہ خدا کی ہی پرستش ہوتے دیکھی۔

مسائل فتنہ بہائیت

نماز کا قبلہ بہاؤ کا مقبرہ:

حضرت بہاؤ اللہ نے اپنے صعود کے بعد اپنی ابدی آرام گاہ کو قبلہ قرار دیا ہے۔

کتاب اقدس ایک نظر میں ص 41

جب تم نماز ادا کرنے کا ارادہ کرو تو اپنے رخ میری بار گاہ اقدس کی طرف کرو۔

ایضاً ص17

نغمات موسیقی سننا جائز:

ہم نے تمہارے لیے موسیقی اور نغمات کا سننا جائز قرار دیا ہے۔

کتاب اقدس ایک نظر میں ص22

مشرک پاک ہیں:

خدا نے ہر شے اور قوم سے نجس ہونے کا حکم اٹھالیا ہے (یعنی قوموں کے نجس ہونے کا تصور ختم کر دیا ہے)

ایضاً ص25

منبر کے استعمال سے منع:

تمہیں منبروں کے استعمال کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

ایضاً ص33

جو شخص تمہارے سامنے آیات الٰہیہ کی تلاوت کرنا چاہے وہ ایک کرسی پر بیٹھے جو تخت پر رکھی ہو۔

ایضاً ص33

زوال کے وقت نماز جائز:

اگر زوال کے وقت دو نمازیں ادا کی جائیں تو دونوں کے لیے ایک ہی وضو کافی ہے۔

ایضاً ص42

قضاء نماز کے لیے ایک سجدہ کافی ہے:

خواہ سفر میں ہو یا حضر خطرہ کی صورت میں ہر قضاء نماز کے لیے ایک سجدہ کرنا اور ایک مخصوص آیت کی تلاوت کرنا فرض ہے جس کے بعد ایک اور مخصوص آیت کی اٹھارہ مرتبہ تسبیح کی جائے۔

ایضاً ص43

نماز جنازہ کے علاوہ جماعت منع ہے:

نماز باجماعت کی ماسوائے نمازہ جنازہ کے ممانعت ہے۔

ایضاً ص43

ایک سے زیادہ بیوی منع ہے:

ایک زیادہ بیویوں کی ممانعت ہے۔

ایضاً ص45

ہاتھوں کو بوسہ دینا حرام:

کتاب اللہ میں تمہارے لیے ہاتھوں کو بوسہ دینا حرام قرار دیا گیا ہے۔

ایضاً ص19

کسی کام میں مشغول ہونا واجب ہے:

تم میں ہر ایک پر واجب ہے کہ کسی نہ کسی پیشے مثلاً صنعت وتجارت یا اس جیسے دوسرے کاروبار میں مشغول ہو۔

ایضاً ص19

مردوں کو بہاء کے مقبرہ کے حج کا حکم:

قد حکم اللہ لمن استطاع منکم حج البیت دون النساء

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ تم میں سے جو استطاعت رکھتا ہے وہ حج بیت مبارک کرے۔

ایضاً ص19

سونے چاندی کے برتنوں کا استعمال جائز:

اگر کوئی سونے اور چاندی کے برتن استعمال کرنا چاہے تو اسے اجازت ہے۔

کتاب اقدس ایک نظر میں:21

چور کی سزا:

چور کے لیے جلاوطنی اور قید کی سزا کا حکم ہے، تیسری بار جرم کرنے پر تم اس پیشانی پر ایک نشانی لگاؤ۔

ایضاً ص21

اسلحہ اٹھانا حرام، ریشم پہننا جائز، داڑھی منڈوانا ناجائز:

تم پر ضرورت کے سوا اسلحہ اٹھا کر چلنا حرام کیا گیا ہے اور تمہارے لیے ریشم پہننا حلال کر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے لباس اور داڑھیوں کی تراش خراش پر سے سابقہ پابندیوں کو اٹھا لیا ہے۔

کتاب اقدس اردو ص77

عیدین کا تصور:

تمام عیدین دو عیدین اعظمین میں اور دیگر عیدوں میں جو دو جڑواں دنوں میں آتی ہیں اپنی انتہاء کو پہنچ گئی ہیں عیدین اعظمین میں پہلی عید وہ ایام ہیں جب خدائے رحمٰن اپنے اسماء حسنیٰ اور اپنی صفات علیا کے ساتھ عالم امکان پر جلوہ افروز ہوا اور دوسری عید وہ دن ہے جسمیں ہم نے اس مبعوث کیا جس نے لوگوں اس نام کی بشارت دی جس کے ذریعے مردے برپا ہوگئے اور زمین وآسمان میں رہنے والے محشور ہیں۔

کتاب اقدس اردو ص61

کاروبار یا پیشہ عورتوں پر فرض ہے:

تمام مردوں اور عورتوں پر فرض ہے کہ وہ کسی نہ کسی کاروبار یا پیشہ کو اختیار کریں۔

کتاب اقدس اردو ص191

سود جائز:

سود کے بارے میں آپ نے اشراقات میں فرمایا ہے: اکثر آدمی اس حکم کے محتاج نظر آتے ہیں کیونکہ اگر سود درمیان میں نہ ہو تو لوگوں کے تمام کاروبار بند ہو جائیں۔

بہاؤ اللہ اور عصر جدید ص176۔175

بہائی دین ناقص:

کسی خاص عمر تک پہنچنے کے بعد کام سے ریٹائرمنٹ کے متلق حضرت شوقی آفندی اپنی طرف نوشتہ ایک مکتوب میں فرماتے ہیں یہ ایسا معاملہ ہے جس کے متعلق بیت العدل اعظم کو قانون بنانا پڑے گا کیونکہ اس کے متعلق کتاب اقدس میں کوئی حکم نہیں ہے۔

کتاب اقدس اردو ص192

عکہ کی شان:

حضرت بہاؤ اللہ کی عکہ میں چوبیس24 سالہ شہر بدری کے دوران میں صورتحال میں جو تبدیلیاں ہوئیں اگر ان کے متعلق خود حضرت بہاؤ اللہ نے مندرجہ ذیل زوردار الفاظ ارشاد فرمائے تو کوئی تعجب نہیں: قادر مطلق نے اس قید خانہ کو بہشت بریں اور فردوس الفرادیس میں تبدیل کر دیا۔

قرن بدیع ص259

عکّہ شہر پہلے کیا تھا:

عکہ جو قدیم زمانہ میں طولیمائس کہلاتا تھا جو یسنٹ جین ڈی ایکر سے منسوب تھا جس نے نپولین کے محاصرہ کا کامیابی سے مقابلہ کیا تھا، یہ شہر ترکوں کے زمانہ میں اس درجہ گر گیا تھا کہ جرائم پیشہ لوگوں کی نوآبادی بن گیا تھا جہاں پر تمام ترکی سلطنت کے قاتل، ڈاکو اور سیاسی باغی بھیجے جاتے تھے اس شہر کے چارون طرف دہری شہر پناہ بنائی گئی تھی۔

قرن بدیع ص246